تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

February 6, 2025

پریس ریلیز

شعبہ سوشل ورک، جامعہ ملیہ اسلامیہ کا سوشل ورک میں قصہ گوئی کے موضوع پر اجلاس کا انعقاد

آج تک پوڈ کاسٹ کے ممتاز قصہ گو اور سینئر ایڈیٹر جناب جمشید قمر صدیقی نے ’تبدیلی کے لیے بیانیے: سوشل ورک میں قصہ گوئی‘ کے موضوع پر مورخہ تین فروری دو ہزار پچیس کو شعبہ سوشل ورک، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سمینار روم میں ایک دلچسپ سیشن کیا۔ اجلاس میں طلبہ، المنائی اور فیکلٹی اراکین سمیت سو سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔

پروفیسر نیلم سکھرامنی، صدر شعبہ، سوشل ورک، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنی افتتاحی گفتگو میں مختلف و متنوع ماحول میں قصہ گوئی اور سوشل ورک کے درمیان باطنی رشتوں پر زور دیا۔ انھوں نے تخلیقیت اور حساس موضوعات پر بحث شروع کرنے کے سلسلے میں قصہ نویسی کے پوشیدہ امکانات پر اظہار خیال کیا۔ جناب اسرار حق جیلانی نے جناب صدیقی کو سامعین سے متعارف کرایا اور ہمارے شعور کو متحرک کرنے اور اسے وسعت دینے میں کہانیوں کے گہرے اثرات کو بتایا۔ انھوں نے کہا کہ قصہ گوئی اور سوشل ورک ایک مشترکہ ڈھانچہ ساجھا کرتے ہیں جسے چار پیز یعنی پلاٹ، افراد، مسئلہ اور مقام۔

پروفیسر جمشید قمر نے سوشل ورک اور قصہ گوئی کے درمیان تعلق کو دو اہم بیانیوں ایک کووڈ لاک ڈاؤن کے متعلق عمومی بیانیہ اور دوسرا تبدیل ہوتے ذاتی تجربات کے توسط سے اپنی گفتگو واضح کیا۔ کہانی کے بیان سے سامعین نے بہت ہم آہنگی محسوس کی جس میں بتایا گیا کہ قصہ گوئی کیسے دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرنے کے سوشل ورک کی اہم قدر سے ہم آہنگ دنیا کو دوسروں کے تجربات سے سمجھنے کا نظریہ دیتی ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کس طرح کہانیوں کی اصلی بات تنازع سے حل کی طرف سفر میں پوشیدہ ہے فن قصہ گوئی کے سلسلے میں کافی اہم اور موثر باتیں بتائیں۔ جناب صدیقی کے پوسٹ کاسٹ بعنوان ’اے ڈاگ ود آؤٹ اے نیم‘ میں ایک پُر اثر کہانی تھی جس نے سامعین کو بہت متاثر کیا اور مثبت تبدیلیوں کے لیے عوام کو متحرک کرنے کے سلسلے میں قصہ گوئی کی طاقت کو نشان زد کیا۔

سماجی مسائل کو محسوس کرنے کے سلسلے میں قصہ گوئی کو ایک موثر اور کارگر وسیلے کے طور پر زور دیتے ہوئے انھوں نے اپنی بات مکمل کی۔ انھوں نے دلیل دی کہ بہت سارے عالمی مسائل اور تنازعے نظریے کے تصادم سے پنپتے ہیں اور قصہ گوئی افراد میں دوسروں کے نقطہ نظر سے دنیا کو دیکھنے کا اہل بنا کر ان میں دوسروں کے درد کو محسوس کرنے کا جذبہ فروغ دیتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ

دوسروں کا درد محسوس کرنا زیادہ خوش گوار دنیا کے قیام کے لیے ناگزیر ہے۔ان کی گفتگو کے بعد مذاکراتی سیشن ہوا اور طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔

ڈاکٹر ہیم بورکر، سیشن کے فیکلٹی کوآرڈی نیٹر نے اختتامی تقریر میں جس میں انھوں نے بتایا کہ انسان کیسے بنیادی طور پر قصہ گوئی والی مخلوق ہے اور اسے اجاگر کیا کہ کہانیوں کی طویل تاریخ ہے جو ہمیں بامعنی کام کرنے اور خود سے زیادہ بڑی چیز کا حصہ بننے کے لیے متحرک کیا ہے۔ پورے سیشن کو طلبہ یعنی حمیرا، فرحت، ہدا، سمیرا اور ایلمی نے آرڈینیٹ کیا جو کہانیاں سنانے کے حقیقی ماحول میں رکھے گئے تھے۔

اجلاس کافی کامیاب رہا اور شرکا کو اس کی تحریک ملی کہ وہ اپنے سوشل ورک پریکٹس میں قصہ گوئی کو شامل کریں اور دوسروں کا درد محسوس کرنے اور سماجی تبدیلی لانے کی اس کی قوت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی